# 146240-اگراولاداپنی ماں کے ساتھ رہتی ہے توکیا والد پر انکی طرف سے فطرانہ اداکرنا لازمی ہے؟

## سوال

سوال: اگراولاداپنی ماں کے ساتھ رہتی ہو توکیا والد کو انکی طرف سے فطرانہ اداکرنا پڑے گا؟

## پسندیدہ جواب

اول:

فطرانہ عبادات کی ایک قسم ہے، جسے انسان خوداداکرتا ہے، یا اپنے نائب کے ذریعے اداکرواتا ہے، اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر: (99353) میں گزرچکا ہے۔

چنانچہ خاوند پراپنی بیوی، اوروالدین کی طرف سے فطرانہ اداکرنا ضروری نہیں ہے، جبکہ اولاداگر بالغ، عاقل ہو تواولادکی طرف سے بھی فطرانہ اداکرنا ضروری نہیں ہے، چاہے اولادامیر ہو یا غریب، اوراگر بالغ نہ ہوں لیکن انکا مال ہو توفطرانہ انہی کے مال سے اداکیا جائے گا، اوراگر انکا مال نہ ہو توفطرانہ انکے والد کے ذمہ ہوگا، چاہے وہ اپنی والدہ کیساتھ رہتے ہوں۔

اس بارے میں نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر بچے کے پاس کوئی مال نہ ہو تواسکا فطرانہ باپ کے ذمہ ہوگا، اور فطرانہ کی ذمہ داری باپ پر اجماع کی وجہ سے ہے، جسے ابن المنذروغیرہ نے نقل کیا ہے، اوراگر بچے کا مال ہو توفطرانہ اسی کے مال سے اداکیا جائے گا، اسی کے ابوحنیفہ، احمد، اسحاق، اورابو ثور-رحمہم اللہ جمیعا-قائل ہیں" انتہی

"المجموع"(6/108)

اسی طرح امام نووی رحمہ اللہ(6/77) صفحہ پر کہتے ہیں:

"۔۔۔ اگر بچہ صاحب حیثیت ہو تواسکا خرچہ وفطرانہ اسکے اپنے مال میں سے ہوگا، والدیا دادا پر نہیں ہوگا، اسی کے ابوحنیفہ، محمد، احمد، اوراسحاق-رحمہم اللہ جمیعا-قائل ہیں، اورابن المنذر نے بعض علمائے کرام سے نقل کیا ہے کہ: کہ یہ باپ کے ذمہ ہیں، چنانچہ اگرباپ نے بچے کے مال میں سے ادائیگی کی تواس نے گناہ کیا، اوروہ ضامن بھی ہوگا" انتہی

جب یہ بات ثابت ہوگئی توچھوٹے بچوں کا فطرانہ باپ کے ذمہ ہوگا، اوربچوں کے ماں یاکسی اور کے پاس رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ بچوں کا اپنا مال نہ ہونے کی صورت میں ان کا خرچہ باپ پر لازمی ہے، تواسی طرح فطرانہ بھی لازمی ہے، اوراس پر تمام علمائے کرام کا اجماع ہے۔

ابن المنذررحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ہماری یادداشت کے مطابق تمام اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ ایسے بچے جنکا اپنا کوئی مال نہیں ہے، انکا خرچہ باپ پر واجب ہوتا ہے" انتہی

"المجموع"(6/108)

مزید تفصیل جاننے کیلئے آپ سوال نمبر: (111811) کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم.